(Youth Parliament اجلاس کی کارروائی مورخہ 7-2-2010 کو صبح نو بجے شروع ہوئی۔ جناب ڈپٹی سپیکر! نے صدارت فرمائی)

جناب ڈپٹی سپیکر : جی بلال جامی صاحب آجائیں تلاوت قرآن پاک کے لئے۔

(تلاوت کلام پاک)

Mr Deputy Speaker: Now we have the Calling Attention notice. I will request Mr Ali Inam Khan, Mr Muhammad Irfan and Mr Abdul Mannan, anyone from you plesse.

جناب علی انعام خان : جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کل کوئٹہ میں امداد چوک پہ بم بلاسٹ ہوا جس میں کئی innocent زندگیاں وہ ہم نے کھو دیں۔ تو میں دعا کے درخواست کروں گا کہ آپ اگر دعا کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر . بلال جامی صاحب آپ دعا فرمائیں۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر . مسٹر محمد سلیم صاحب کالنگ اٹینشن نوٹس۔

جناب محمد سلیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ جناب سپیکر! آپ

نے مجھے ٹائم دیا ۔ Muhammad Saleem YP 19, Punjab 01, invite the attention of the honourable Speaker to a matter of urgent public importance regarding shortage of sugar in the country.

جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ ایک بہت ہی سنجیدہ اور اہم ٹاپک کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔جناب سپیکر! اس وقت ملک میں چینی کا شدید بحران اپنی شدت اختیار کر گیا ہے ۔ اگر اس کی بیک گراؤنڈ پر میں نظر ڈالنا چاہوں گا کہ 1947 میں جس وقت پاکستان بنا اس کے بعد پاکستان دو شوگر ملیں تھی ۔اس کے بعد 1999 تک اس میں اکہتر شوگر ملز پاکستان میں کام کرنے لگیں اور 2004 تک اس میں 77 شوگر ملیں کام کر رہی ہیں اور ابھی حالیہ دو مہینے پہلے لاہور سے ٹیم گئی آڈٹ کرنے ، جب یہ شوگر ملز میں آڈٹ کیا گیا تو تقریباً ڈیڑھ ماہ پرمشتمل یہ پیریڈ تھا ۔ اس کے بعد میری ان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے پوچھا اور جو چیز سامنے آئی تو ایک شوگر مل کو چینی بائیس روپے پر کے جی تمام انکلوڈ کر کے پڑتی ہے ۔جب کہ آج ملک کے اندر ساٹھ سے ستر روپے کلو مختلف ایریاز میں مل رہی ہے ۔یہ شوگر ملز کی آڈٹ میں جو رپورٹ سامنے آئی تو وہاں پر پچاس کلو کا ایک تھیلہ ہوتا ہے جو کہ اکتیس روپے میں پڑتا ہے جس کے بعد وہ ایک ہزار تھیلا ایک دن میں نکالتے ہیں۔ جو اکتیس لاکھ روپے ایک دن کی آمدنی ہے باسٹھ روپے کلو کے حساب سے اور ایک مہینے کی آمدنی نو کروڑ تیس لاکھ روپے ہے باسٹھ روپے کلوگرام کے حساب سے ۔ اب آپ دیکھیں کہ بائیس روپے کلو والی چیز باسٹھ روپے میں مل رہی ہے اور اس وقت جب آخری سیشن تھا اور میں نو تاریخ کو واپس جا رہا تھا اور میں نے جی نائن میں تھوڑی دیر کے لئے سٹے کیا تو پورے جی نائن میں چینی اویل ایبل نہیں تھی ۔ہماری قوم کے ساتھ ہمارے اور ہمارے وطن کے ساتھ کیا کیا جا رہا

ہے ۔ حکومت کے کتنے large strength میں منسٹرز اویل ایبل ہیں اور نااہلی یہ ہے کہ ملک میں چینی نہیں ہے ' لائٹ نہیں ہے ۔ لائٹ جیسے ایشو پر بھی قابو نہیں پایا گیا۔ اب چینی کی شارٹیج بھی اتنی ہو گئی ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ آنے والے دنوں میں یہ بھی سنار کی دکانوں پر ملے گی ۔اس لئے میں اپنے اس ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے کہ کچھ اور بھی چیزیں اس طرح نایاب ہو جائیں اور غریب آدمی مزید اس چکی میں پستا چلا جائے ۔ ہماری گورنمنٹ کو اس کے اوپر کوئی سٹیپ اٹھانا ہو گا تاکہ آئندہ اس طرح کے اور کوئی ایشوز سامنے نہ آئیں ۔ اگر آئے تو آپ دیکھیں کہ ایک گھر میں ایک کمانے والا اور دس کھانے والے ہیں اور نائنٹی پرسنٹ تو اس کا خوراک پر خرچ ہو رہا ہے ۔ایک مزدور اور عام ورکر کی اس وقت دو سو سے ڈھائی سو روپے انکم ہے ایک دن کی اور وہ چینی لے گا آئل لے گا ۔ اس سے پہلے کہ کوئی اور چیز بھی اتنی شدت اختیار کر جائے اور گورنمنٹ آف پاکستان کے پاس اس وقت چینی بہت بڑے سٹاک کی صورت میں اویل ایبل ہے ۔ لیکن آپ دیکھیں کہ تمام شوگر ملز کن کی ہیں ۔ یہ تمام سیاستدانوں کی شوگر ملز ہیں اور یہ کاغذی کارروائی میں شو کراتے ہیں کہ ختم ہو ہو گیا اور امریکہ سے چینی آ رہی ہے چائنا سے چینی آ رہی ہے۔ لیکن نہیں باہر سے نہیں آتی ۔ کاغذی کارروائی میں یہ چینج کرتے ہیں ۔چینی سب یہاں اویل ایبل ہے اور سٹوریج میں اویل ایبل ہے ۔ کئی سٹور آپ کے سامنے پکڑے گئے ہیں اور میڈیا کے تھرو ہم نے دیکھا ہے ۔ تو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اوپر کچھ کیا جائے اور جو یہ کام رہے ہیں ان کو سزا ملنی چاہئے ۔بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت شکریہ۔ مسٹر بلال جامی صاحب۔

جناب بلال جامی ؛ شکریہ جناب سپکر ۔ Mr Bilal Jamee VP 44

Sind 7 invites the attention of the Honourable Speaker of the Youth Parliament to the ban on pillion riding in Karachi for the last seventeen months in the name of curbing street crimes, we are of the opinion this ban be lowered as it affects thousands of people and it is not serving the purpose of lowering street crimes.

جناب سپیکر! میرا تعلق شہر کراچی سے ہے اور ہمارے شہر میں جیسا کہ سب کے علم میں ہے کہ یہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اور ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ کی آبادی ہے ۔ جناب سپیکر! ایک عام محتاط اندازے کے مطابق شہر کراچی میں بتیس لاکھ سے زائد موٹر سائیکلیں موجود ہیں جن پر روزانہ کئی موٹر سائیکلز پہ دہری سواری کر کے یعنی ڈبل سواری کر کے لوگ اپنی منازل تک پہنچتے ہیں جن میں طالبعلم طبقہ ملازمین اور سرکاری ملازمین یعنی کہ وہ طبقہ جو متوسط طبقہ کہلاتا ہے ۔ لیکن گزشتہ سترہ مہینے سے جناب سپیکر! یعنی کہ موجودہ حکومت کے منتخب ہونے کے بعد سے مسلسل طور پر دہری سواری پر پابندی عائد ہے جس کی وجوہات جو ہیں وہ یہ بیان کی جاتی ہیں کہ جو رہزنی کے واقعات ہیں جو سٹریٹ کرائمز ہوتے ہیں ان پر قابو پانے کی بنیادی طور پر کوشش ہے ۔ جب جناب سپیکر! اعدادو شمار کا مشاہدہ کریں تو پابندی کے بعد جو رہزنی کے واقعات ہیں ' جو اسٹریٹ کرائمز ہیں ان میں اضافہ ہوا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی امپلیمنٹیشن صحیح طور پر ممکن نہیں ہوسکتی اور وہ افراد جو جرائم پیشہ افراد ہیں وہ دہری سواری ہی کر رہے ہوتے ہیں ۔ ڈبل سواری کو ہی انجوائے کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے مقاصد کا حصول ممکن کر رہے ہوتے ہیں ۔ اس میں دو تین باتیں ہیں جن پر توجہ دلانا چاہتا ہوں جناب سپیکر! کہ ہمارے صوبہ سندھ کے جو وزیر ٹرانسپورٹ ہیں وہ خود بھی

ایک بہت ہی نامور ٹرانسپورٹر بنیادی طور پر ہیں ۔ مطلب ہے شہر کراچی میں ان کی بہت سی بسیں چلتی ہیں ۔ اب اگر بتیس لاکھ جو موٹر سائیکلز ہیں ان پر بیس لاکھ پر بھی ڈبل سواری ہو رہی تھی تو جناب سپیکر! ان لوگوں کو جب آپ نے ڈبل سواری پر پابندی لگائی تو وہ لوگ بسوں میں سفر کرنے لگے جیسے اوور لوڈ ہماری بسیں ہوگئیں ۔ شہری کراچی کی ٹرانسپورٹ اوورلوڈڈ ہوگئی اور اس کے علاوہ دس روپے کرائے کی ایوریج سے وہ ایک کرپشن کا پہلو بھی میں پھر وہی بات کہوں گا کہ یہ جو سترہ اٹھارہ مہینے سے لگاتار پابندی ہے اس میں کرپشن کا پہلو تین تناظر میں ممکن ہے ۔ نمبر ایک ' جو وزارت داخلہ ہے اس سے یہ فوائد مل رہے ہیں کہ جو پولیس کا محکمہ ہے وہ ڈبل سواری کرنے والے دہری سواری کرنے والے جو سوار ہوتے ہیں ان کو اتار کر ان سے بھاری رشوت لیتے ہیں ۔ کیونکہ وزارت داخلہ کی طرف سے یہ آرڈر ہے کہ اگر کوئی ڈبل سواری پر پکڑا جائے تو اس کے خلاف آپ ایف آئی آر بھی آپ کاٹیں ۔ تو اس پر یہ ہوتا ہے کہ جو شریف انسان ہے جو عام شہری ہے وہ ڈر جاتا ہے اور خوف کا شکار ہو کے وہ اچھی رقم چار سو پانچ سو دو سو ان کو دیتا ہے ۔ اس کے علاوہ ایک تو یہ ہو گیا جناب سپیکر! کہ ایک تو کرپشن ہے اور دوسری کرپشن یہ ہے کہ ٹرانسپورٹ کمیونٹی جو ہے وہ اس ضمن میں بہت زیادہ انجوائے کر رہی ہے ۔ پبلک چھتوں پہ سفر کر رہی ہے اس کی وجہ سے اور روزانہ ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً سات سے آٹھ کروڑ روپے کا ریونیو ایک عام انسان کی جیب سے نکل کے ٹرانسپورٹ مافیا کے پاس جا رہا ہے ۔ تیسری جناب سپیکر! یہ ہے کہ ایک ہتک آمیز رویہ ہے ۔ یعنی اگر ڈبل سواری پر آپ نے کسی کو روکا ہے تو ان کو کان پکڑوا رہے ہیں سڑک پہ مرغا بنا رہے ہیں ۔ مطلب ہے کہ اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں کہ جو انسانیت کے ہی میں کہوں گا کہ منافی

ہیں ۔اس میں جو طالب علم طبقہ ہے جو ویسے ہی مالی طور پر اتنا مستحکم نہیں ہوتا ۔ وہ سب سے زیادہ suffer کر رہے ہیں ۔ تو میں وزیر اعظم صاحب کی بھی توجہ دلاتا ہوں لیڈر آف دی اپوزیشن کی بھی توجہ دلاتا ہوں اور ایوان میں موجود تمام اراکین کی توجہ دلاتا ہوں بشمول آپ کے کہ یہ جو ایک اہم مسئلہ ہے لیکن غیر محسوس مسئلہ ہے ۔ مطلب اندازہ نہیں ہوتا ۔ اس میں سے فی الفور یہ پابندی ہٹائی جائے چونکہ مقاصد حاصل نہیں ہو رہے اور شہر کراچی کے لوگوں کو یہ سکون فراہم کیا جائے ۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بہت بہت شکریہ بلا جامی صاحب ۔سید منظور شاہ صاحب آپ کا کالنگ اٹینشن نوٹس ہے ۔

سید منظور شاہ : شکریہ جناب سپیکر ۔ Syed Manzoor Shah, YP 04, Baluchistan 03 invites the attention of the House to the water crisis and environmental problems in Baluchistan.

جناب سپیکر! انتہائی اہم مسئلہ بلوچستان میں اس دہشت گردی کے علاوہ اور rebellion تحریک کے علاوہ سب سے جو اہم مسئلہ ہے وہ ہے پانی کا and crisis of environment کا ۔ جناب سپیکر! ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں بشمول آپکے بقول جامی صاحب کے کہ جناب بلوچستان میں دنیا کا ایک واحد سسٹم ہے جسے کاریز کہتے ہیں پوری دنیا میں اس کاریز سسٹم کی کوئی مثال نہیں ملتی ۔ یہ کاریز سسٹم زمین کے اندر سے انہوں نے راہ بنائی ہوئی ہوتی ہے پہاڑوں سے پانی آتا ہے اور لوگوں کو میسر ہوتا ہے چشموں کی صورت میں یعنی ایک اندر سے قدرتی نظام ہے ۔ مگر جناب سپیکر! خشک سالی سے تقریباً پندرہ بیس سالوں سے خشک سالی کی وجہ سے وہاں پر کاریز کا جو پانی ہے وہ خشک ہونے لگا ہے اور دوسری بات وہاں پر

کوئی ڈیلے ایکشن ڈیمز نہیں ہیں ۔ ڈیمز نہ ہونے کی صورت میں بلوچستان میں جو کاریز کا سسٹم ہے وہ انتہائی ختم ہونے جا رہا ہے ۔ اور دوسری بات وہاں کا جو پانی ہے وہ بہت ہی نیچے جا رہا ہے ۔ اور اس کے بعد جناب فلیٹ ریٹس یعنی کہ ٹیوب ویل کا جو سسٹم ہے بلوچستان میں وہاں پر ایک ایسا سسٹم ہے جو زمیندار کو چار ہزار جو ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں تو فلیٹ ریٹ چار ہزار ادا کرنے پڑتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ جتنا بھی پانی استعمال کر سکتا ہے کیا جاتا ہے اور اس کی کوئی روک ٹوک نہیں ہوتی ہے ۔ سب سے پہلے تو اس کو بند کیا جائے تاکہ دوسرے زمیندار کو پتہ چلے کہ اپنی فصل پر کتنا لگانا ہے۔ اور عام شہریوں کو بہت سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں ۔ even میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ کے شہرچمن میں ' شہر تو نہیں ہے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے ' وہاں پر پانی ہزار روپے فی ٹیوب ویل ملتا ہے ۔ تو جناب سپیکر! ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر جو لوگ پیسوں سے پانی خرید رہے ہیں ان کے لئے کوئی ایک ایسی منصوبہ بندی کی جائے کہ وہاں پر پانی کے ڈیمز بنائے جائیں ۔اس کے لئے میری چار رکمینڈیشنز ہیں پی ایم صاحب کے لئے وہ اس چیز کو کنسیڈر کریں اور اس انوائرنمنٹل کرائسز کے اور واٹر کرائسز جو بلوچستان میں ہے اس کو کنسرنڈ کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ اس پر صحیح منصوبہ بندی کی جائے۔ دوسری بات وہاں پر درختوں کے حوالے سے ہے۔ اس سلسلے میں بتاتا چلوں کہ جناب سپیکر! وہاں پر صنوبر کے جو درخت ہیں زیارت اور قلات میں وہ پورے ایشیا کے سب سے بڑے درخت ہیں ۔ مگر عدم توجہ کی وجہ سے جناب سپیکر! وہ انتہائی زوال کا شکار ہوتے جا رہے ہیں ۔ گیس تو زیارت شہر میں ہے مگر زیارت شہر کے آس پاس قبائلی علاقوں میں نہیں ہے اور قلات میں تو بالکل ہی نہیں ہے ۔ جس کی وجہ سے لوگ

لکڑیاں استعمال کرتے ہیں ۔ ایک وجہ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہاں پر صنوبر کی لکڑی کو جو کہ ایک بہترین انڈسٹریل کے لئے ہے اس کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اپنے اس عنوان کو ختم کرتا چلوں گا ۔ مگر چار رکمینڈیشنز ہیں جن کو اگر کنسیڈر کیا جائے ۔ اور تیسری بات انکرپٹس ایک درخت ہے بلوچستان میں جو سب سے زیادہ پیمانے پر ہے بلوچستان میں اور اس کی خاصیت یہ ہے کہ وہاں پر وہ پانی زمین کا چوستا ہے ۔جس کی وجہ سے پانی کی شارٹیج آرہی ہے اور بلوچستان میں آٹھ سو فٹ نیچے پانی چلا گیا ہے ۔ تو خدارا اس کو ذرا کنٹرول کیا جائے اور اس پہ صحیح منصوبہ بندی کی جائے ۔ رکمینڈیشن میری یہ ہے کہ انکرپٹس کے جو درخت ہیں ان کو کاٹ دیا جائے اور جڑ سے نکال دیادیا جائے ۔ اس کی جگہ دوسرے درخت لگا دئے جائیں ۔ کاریز کے سسٹم کو بچانے کے لئے ڈیلے ایکشن ڈیم بنائے جائیں اور زیارت اور قلات کے جو جنگلات ہیں صنوبر کے اس کو بچانے کے لئے فورسٹ رینجرز ہونے چاہییں ۔ اس فاریسٹ رینجرز کی تعداد بڑھانی چاہئے ۔ ابھی تو بہت کم ہے اورفلیٹس ریٹس ختم کر کے ان پر ایک ایسی منصوبہ بندی کی جائے کہ وہ زمیندار اپنی فصل کے تحت ہی پانی لگائے ۔ یہ نہ ہو کہ دوسری فصل کے لئے بھی ، اصل میں ہوتا یہ ہے کہ وہاں پر لوگ زیادہ طور پر ٹیوب ویل کا پانی نکالتے ہیں اور اس کو پھر بیچتے ہیں ۔تو اس کی ذرا منصوبہ بندی کی جائے اور اگر کنسرنڈ کمیٹی میں بھیج دی جائے تو بڑی مہربانی ہو گی ۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بہت بہت شکریہ منظور شاہ صاحب ۔اب حیر الدین بلوچ صاحب ۔

جناب حیر الدین بلوچ : شکریہ جناب سپیکر ۔میرے کالنگ اٹینشن کی ورڈنگ تمام دوستوں کے ٹیبلز پر ہے ۔اصل میں میرا جو کالنگ اٹینشن ہے وہ ایف

سی جو فرنٹیئر کور ایک فورس ہے ہماری اس کے حالیہ رویہ کی وجہ سے ہے ۔ جس کی وجہ سے لوگوں میں اور خاص طور پر youngsters میں جیسے آپ rebellions یا freedom fighters یا گوریلا کہتے ہیں ۔ بہت زیادہ ان گوریلاز کو آرگنائیزیشنز کو ان کے گروپس کو جوائن کرنے پہ مجبور ہو گئے ہیں ۔ اس کی اصل وجہ ایف سی کا رویہ اور کا جو رول ہے بلوچستان کے صوبے میں اس کی وجہ سے ہے ۔ جناب سپیکر! ایف سی کا جو کرنٹ رول ہے وہاں پر وہ youngsters یعنی ہر نوجوان کا تھوڑا بہت شوق ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنی cultural identity کو ظاہر کرنا ہوتا ہے جیسے کہ ہم بڑی شلوار پہنتے ہیں اور youngsters کچھ بڑے بڑے بال رکھتے ہیں یا اپنی کار یا موٹر سائیکل کے پیچھے ورڈنگ لکھی ہوتی ہے بلوچ وغیرہ ۔ تو ہماری ایف سی کی نظر میں یہ چیزیں وہ ہیں جو انہیں ہضم نہیں ہوتیں اور وہ ان چیزوں کو ختم کرنے کے لئے ایسے ایسے سزائیں یا ایسی ایسی activities کرتے ہیں جن کی وجہ سے ان youngsters میں غم و غصہ یا نفرت بہت زیادہ بڑھتی جا رہی ہے۔ میں مثال دوں گا کہ جو یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس ہیں جو کالجز کے سٹوڈنٹس ہیں جب کوئی peaceful rally اور demonstration کا جو سلسلہ ہے پورے بلوچستان میں جاری رہتا ہے ہر وقت مطلب ہے کسی بھی ایشو پہ ۔ تو جب ایف سی کے سامنے سے گزرتے ہیں تو وہ وائیلنٹ ہو جاتے ہیں اور کافی کیسز ایسے ہوئے ہیں جب ایف سی نے دیکھا کہ یہ وائیلنٹ ہو گئے ہیں اور نعرے بازی ہو رہی ہے تو اس کو کنٹرول کرنے کے لئے اس ہجوم پر فائرنگ کر دیتے ہیں ۔ اس تین چار مثالیں میں آپ کو دوں گا کہ پندرہ جنوری 2010 کو ایسی ریلی تھی بلوچ سٹوڈنٹس آرگنائیزیشن کی خضدار میں جس میں تقریباً دو سٹوڈنٹس ہلاک ہوئے تھے ۔ اس کے

علاوہ پچھلے سال مطلب ہے 2009 ء کے آخری مہینوں میں اسی طرح ایک ریلی پر فائرنگ کی گئی جس میں ایک لوکل poet تھا میر جان میرل ' وہ ہلاک ہو گیا۔ ایک خواتین کی ریلی تھی جو same اسی طرح چیک پوسٹ تھا جیساکہ چیک پوسٹس کا جو سلسلہ ہے وہاں بلوچستان میں وہ بہت ہی زیادہ ہے اور آغاز حقوق بلوچستان میں پرائم منسٹر صاحب نے اس کو ختم کرنے کے آرڈر جاری کئے ہیں۔ بہرحال یہ نومبر 2010 میں جا کے امپلیمنٹ ہو رہا ہے یہ علیحدہ بات ہے۔ تو اس خواتین کی ریلی پر فائرنگ ہوئی جس میں دو بندے ہلاک ہوئے۔اس وائلینٹ رول کی وجہ سے وہاں کےلوگوں میں ایک violent behaviour create ہوتا جا رہا ہے۔ اس پندرہ جنوری کے ری الیکشن میں صوبائی اسمبلی کے دو ممبران نے واک آؤٹ کیا۔ آیا کہ وہ گورنمنٹ پارٹی سے تھے اور اس کی وجہ سے وزیر اعلیٰ بلوچستان اس بیان دینے پر مجبور ہو گئے کہ ایف سی نے بلوچستا ن صوبے میں ایک parallel حکومت قائم کررکھی ہے اور وہ فورس بلوچستان حکومت کےکنٹرول سے باہر ہے۔ میری اس ایوان سے یہ گزارش ہو گی کہ جب ہم بات کرتے ہیں reconciliation کی یا ایسے پیکیجز کی جسے ہم کہتے ہیں کہ صوبےکے لوگ مطمئن ہوں اور ہم ان کو ایک mainstream دھارےمیں لا سکیں تو ہمیں ایسی activities یا ایسی ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کو ختم کر دینا ہو گا۔ اپنے اوپر برداشت کرنا ہو گا۔جس سے وہ لوگ آگے آئیں اور ہم جو چاہتے ہیں ہماری بات کو وہ آگے پروموٹ کریں۔ اس میں دو چار رکمینڈیشنز ہوں گی وہ یہ کہ میجر جنرل سلیم نوازجو کہ نواب بگٹی کےدور میں وہاں پہ ان پر جوکیس ہوا تھا وہ وہاں پر ایف سی کے میجر ہیں۔ میں یہ رکمینڈ کروں گا کہ اسے replace کیا جائے کسی اور جگہ پر اور دوسرا جو آغاز حقوق بلوچستان جو نومبر 2010 میں جا کے امپلیمنٹ ہو رہا ہے تو

اس میں یہ ہے کہ ایف سی صوبائی گورنمنٹ کے کنٹرول میں آئے گا ۔ تو اس کلاز کو فی الفور امپلیمنٹ کیا جائے ۔ فوراً اس کو امپلیمنٹ کیا جائے یا ایک ایسی پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے جو ایف سی کے اس رول اور anti societal behaviour کے اوپر چیک رکھے اور اس کی رپورٹ پیش کرے ۔ یہ تین رکمینڈیشنز دوں گا جن کی وجہ سے وہاں کے لوگوں میں تمام فورسز کے لئے پہلے فوج کے لئے وہ نفرت رکھتے تھے اور اب ایف سی کے اس حالیہ رویئے کی وجہ سے وہاں کے لوگوں میں غم و غصہ اور نفرت پایا جاتا ہے ۔ اس کو ختم کرنے میں مدد ملے گی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بہت بہت شکریہ خیرالدین بلوچ صاحب ۔ اس کے بعد ہم ریزولیوشنز کی طرف بڑھتے ہیں ۔ کل جو ایوان میں ریزولیوشن پیش کیا گیا تھا پختونخواہ کے حوالے سے اسی کو ہم جاری رکھیں گے ۔

جناب ذوالقرنین حیدر۔ اگر ایک اور آدھا منٹ مل جائے تو ایک اور توجہ دلاؤ نوٹس پیش کرنا چاہوں گا کیونکہ کل رات کو یہ واقعہ پیش آیا ہے ۔ گجرات میں اس ایوان کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ ایک واقعہ پیش آیا ہےخاندانی دشمنی کی بنا پر ' پندرہ لوگوں کو خاندان کے قتل کر دیا گیا ۔ وہ لوگ کام کر رہے تھے تو ان کو قتل کر دیا گیا اور اب تک ان کی کوئی دادرسی نہیں ہوئی نہ پولیس کی طرف سے اور نہ اعلیٰ حکام کی طرف سے ۔ تو میں آنریبل یوتھ پرائم منسٹر سے گزارش کروں گا کہ وہ فوری احکامات جاری کریں ان لوگوں کی داد رسی کے لئے تاکہ ان کی شنوائی ہو سکے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بہت بہت شکریہ ۔ میں توقع کر رہا تھا کہ یہ کالنگ اٹینشن نوٹس یہاں پر موجود ہے اور میں نے اس وقت دیکھا جب دعا ہو رہی تھی۔ تو ان لوگوں کے لئے بھی دعا فرمائی جائے ۔ بلال جامی صاحب ان لوگوں کے لئے دعا

کر دیں تو اچھی بات ہو گی ۔ مختصر سی ۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر : آمین ۔اب ریزولیوشن جو کل ایوان کے سامنے پیش کیا گیا تھا پختونخواہ اور افغانیہ کے حوالے سے وہ جاری رہے گی ۔ زلمئی صاحب اپنی بات کر چکے تھے ۔ ریزولیوشن توآپ سب کے سامنے ہے ہی ' لهذا میں بہت کم وقت دوں گا باقی تمام ممبران کو کہ وہ اس پر بات کرسکیں ۔ سب سے پہلے ریزولیوشن پیش کرنے میں تھے علی انعام خان اورمسٹر محمد عرفان ۔ آپ میں سے کوئی ایک بولے ۔

جناب لہراسپ حیات ، پوائنٹ آف آرڈر ۔ مہربانی کر کے اس کا ٹائم بڑھایا جائے ۔ کیونکہ یہ کل بھی پینڈنگ رہا ہے ۔ تو آج اس کو کم از کم ٹائم دیا جائے اور سرے سے ہی اس پر ڈیبیٹ کا کسی کو موقع نہیں ملے گا اس وجہ سےکیونکہ جو پینڈنگ چیزیں ہیں وہ پہلے کر لی جائیں تو باقی میرے خیال میں چیزیں بعد میں ہوں گی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، آنریبل لیڈر آف اپوزیشن بہت بہت شکریہ آپ کا ۔جی علی انعام صاحب ۔

جناب علی انعام : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں کوشش کروں گا کہ کوئی بھی ایسی بات نہ ہو میرے سے جس سےکسی کی دل آزاری ہو ۔لیکن میں اپنے حق کے لئے بات کروں گا اور تمام پٹھانوں کے حق کے لئے بات کروں گا ۔ پہلے تو کچھ پس منظر بتانا چاہتا ہوں کہ کتنے ' کب سے یہ پختونستان کہا جاتا ہے ۔ اس علاقے کو 500 BC سے ۔اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کو PECIANS کہا جاتا تھا اور پشتو poets نے 11th Century

سے ہی پختونستان کا نام اپنی شاعری میں mention کرنا شروع دیا تھا ۔ اور جو ہمارے لیڈر تھے احمد شاہ درانی صاحب وہ ابھی اس علاقے کو پختونستان ہی کہتے تھے ۔ کل زلمے صاحب کا شعر کسی کو سمجھ نہیں آیا تھا ۔ بہت کم لوگوں کو آیا تھا ۔ تو میں نے سوچا اس کا translation بھی بتا دوں آپ لوگوں کو ۔ احمد شاہ درانی صاحب کہتے ہیں کہ I forget the throne of Delhi when I recall the mountain peaks of my beautiful Pakhtoonistan. ۔ اب جہاں تک بات ہے کہ اس کا نام پختونستان نہیں ہونا چاہیے ۔ تو میں سب سے پوچھتا ہوں کہ اس کا نام پختونستان کیوں نہیں ہونا چاہیے ۔ یہاں پر 90 percent اس علاقے میں پختون آباد ہیں اور اگر آپ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ it's an ethnic group اور ethnic group کے basis پہ کسی کو نام نہیں دیا جاتا ۔ تو ٹھیک ہے ہمیں ethnic group کے basis پہ نام مت دو اس علاقے کو لیکن کم ازکم ہسٹری کی تو قدر کرو۔ کم ازکم ہسٹری کی قدر کرو، تھوڑی سی اور اگر ہسٹری کی بھی قدر نہیں ہے تو اپنے لیڈرز کی قدر کر لو۔ چوہدری رحمت علی صاحب اتنے مایوس ہو گئے کہ وہ انگلینڈ میں آج پڑے ہیں ۔ کم ازکم ان کی تھوڑی سی قدر کر لی جائے اور آج جو فیصلہ ہوا تھا اس کو بدل دیا جائے اور یا تو پھر پاکستان کو P and W Sistan بولنا چاہیے ۔ پاکستان نہیں بولنا چاہیے ۔ اب میں اس کا تھوڑا یہ بتانا چاہوں گا کہ انگریزوں نے ہم سے یہ پختون خواہ نام کیوں چھینا۔ آخر ان کی basic وجہ کیا تھی ۔ ان کو ہسٹری کا پتہ تھا کہ جو بھی فورس آج تک اس علاقے میں انٹر ہوئی ہے اس کا زوال start ہوا ہے اور زوال کس وجہ سے شروع ہوا ہے ۔ کیونکہ پٹھان یہ تھے ' یہ تھے ۔ ایک تھے پٹھان ۔ اس وجہ سے یہاں اس علاقے میں زوال ان کا start ہوا ۔ تو جیسا کہ ان کی پالیسی تھی divide and

rule انہوں نے کوشش کر کے بیچ میں Durand line ڈال دی اور کچھ ادھر اور کچھ ادھر ۔افغان کو separate کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے ہم سے ہمارا national identity چھیننے کی کوشش کی ۔چھیننے کی کوشش کیا کی بلکہ چھین کی بلکہ چھین لی ۔ اور انہوں نے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے مسلمانوں بھائیوں نے بھی ان کا ساتھ دیا اس کام میں ۔انہوں نے بھی یہی سوچ کر ان کی ہاں میں ہاں ملائی اور اس کا نام North West Frontier Province رکھ دیا گیا۔تو جب نام اس قسم کے رکھے جائیں گے تو پھر پنجاب کا نام بھی North East وہ بھی سرحد پر آتا ہے انڈیا کی North East Frontier Province رکھ دو ۔ سندھ کا نام بھی اسی طریقے سے ایک دو کر کے South West اور South East اور یہ کر کے رکھ دیا جائے اور اگر ہمیں directions کا بہت زیادہ شوق ہے اور ایک بات جہاں تک ethnic group کی بات ہے ۔بلوچستان ' بلوچی' بلوچی تو بہت شاید یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ پٹھانوں سے بھی بہت پرانی قوم ہے ۔ان کی ہسٹری ہم سے بھی بہت rich ہے ماشاء اللہ سے ۔ پٹھانوں سے بھی زیادہ rich ہے ۔ تو وہ جب بلوچستان ہوسکتا ہے ۔تو یہ پختونستان کیوں نہیں ہوسکتا ۔ اور جہاں تک بات ہے لوگوں کے خفا ہونے کی تو ہم مفاہمتی عمل چاہتے ہیں ۔ہم کہہ رہے ہیں کہ اگر پختونستان بھی نہیں رکھتے ہو تو افغانیہ رکھ دو اس کے اوپر تو ethnic group کا نام پتہ نہیں چلتا ۔ اور جہاں تک میں national integrity کی بات کر رہا تھا ۔ تو national integrity empowerment دیتی ہے اور انشاء اللہ ہماری جو کمیٹی ہے ' ہماری جو منسٹر صاحبہ ہیں انہوں نے بھی ایک بل پیش کیا ہے youth affairs کے اوپر empowerment کے اوپر ۔تو میرا ان سے بھی یہی سوال ہے کہ اگر

national empowerment دیکھنا چاہتی ہیں ' national integrity دیکھنا چاہتی ہیں تو پلیز پٹھانوں کو ان کا نام دے دیا جائے ۔ دیا جائے ان کو نام ۔دنیا کا کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے ' کوئی بھی ایسا علاقہ نہیں ہے جہاں پہ minorities کے basis پہ نام رکھا جائے ۔ democracy ہے تا اگر democracy کا اتنا ہی شوق ہے تو خدا را ہمارے دلوں کے فیصلے کو accept کیا جائے ۔ خدا را ہمارے ذہن کے فیصلوں کو accept کیا جائے ۔جب تک ہمیں ذہنی سکون نہیں ہوگا ہمیں کیا پتہ کہ پاکستان ہمیں ہمارے حقوق دے گا کہ نہیں دے گا ۔یہ میرا by birth حق ہے by birth میرا حق ہے ۔ اور میں پٹھان ہوں اور میرے علاقے کا نام پختونستان ہونا چاہیے اور اگر مفاہمتی عمل چاہتے ہو تو اس علاقے کا نام افغانی ہونا چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ مفاہمتی عمل چاہتے تو جس طرح کراچی سے خیبر تک ہوتا ہے اس علاقہ کا نام خیبر رکھو ۔لیکن کوئی ایسا نام رکھو جو پٹھانوں کی representation کرے ۔ کوئی ایسا نام رکھ دو جو majority کی representation کرے ۔ خدا را مذاق بند کیا جائے ۔ کبھی بھی یہ تحریک violent کی طرف نہیں گئی ۔بلوچستان کا ایشو بھی 1948ء سے start ہوا۔ پختونستان کا ایشو بھی کیبنٹ میں 1948ء میں اٹھایا گیا لیکن ہم کبھی بھی violent نہیں ہوئے اور انشاء اللہ ہم کبھی violent نہیں ہوں گے ۔ کیونکہ ہم پاکستانی ہیں ۔ پاکستان میں A ہمیں represent کرتا ہے ۔ A Afghania کو represent کرتا ہے اور ہم پاکستان کے ساتھ ایسے رہیں گے ۔چاہیے ہمیں ہمارا حق دو یا نہ دو ۔ لیکن اس کے لئے میں کیا کرسکتا ہوں اگرحق نہیں اگرحق نہیں دینا ۔تو میں یہ کرسی یہاں ہٹا دیتا ہوں ۔ میں یہاں زمین پہ بیٹھا کروں گا ۔آپ لوگ اوپر بیٹھیں ' آپ لوگوں کی عزت ہونی چاہیے ۔

ہمیں ہماری عزت کی پروا نہیں ہونی چاہیے ۔ اور جہاں تک بات رہی پختون خواہ ' ہزار اور سرائیکی بیلٹوں نے کی تو پاکستان میں بھی minorities ہیں ہٹا دو اسلامی اس سے ۔ ہٹا دو یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان نہیں ہونا چاہیے ۔ اور جمہوری بھی نہیں ہونا چاہیے ۔چار دفعہ بل پاس ہوچکا ہے Provincial Assembly میں ۔ جمہوری بھی ہٹا دو ' اسلامی بھی ہٹا دو ' کہوں dictatorship کا پاکستان ہونا چاہیے ۔ آج جب ہم بات کرتے ہیں پختونستان کی تو لڑائی جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں ۔ہم لوگ نہیں کرتے ۔ کوئی اور کرتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، علی انعام صاحب آج آپ بن سنور کے آئے ہیں ۔ لیکن بیٹھنے کا آپ نام نہیں لے رہے ۔ کوئی ۔

جناب علی انعام ؛ جناب سپیکر ! یہ ایسا ایشو ہے کہ اگر میں اس کے اوپر بیٹھ جاؤں اور میری آواز نہ پہنچے تو یہ ایشو پھر دوبارہ دب جائے گا ۔ میں اپنی آواز پہنچنا چاہتا ہوں ۔ اس ایشو کے اوپر اپنے لوگوں کی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، 35 آپ کے ساتھی اور بھی ہیں ۔

جناب علی انعام ؛ Calling Attention Notice پہ دس دس منٹ دیتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، 35 اور آپ کے ساتھی ایسے ہیں جو اپنی آواز پہنچانا چاہتے ہیں اپنی دل کی بات کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کے لئے بھی کچھ موقع ہو جائے تو میری خیال میں اچھی بات ہے ۔

جناب علی انعام ، چلیں ٹھیک ہے ۔ میں بالکل تھوڑی سی دیر میں ختم کرتا ہوں ۔ جو لوگ legislation میں سب سے بڑی رکاوٹ بن رہے ہیں ۔میں صرف انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے پٹھان لیڈرز جو اوپر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ہم

ان کی رائے کا احترام کریں گے وہ جو بھی نام مفاہمتی عمل سے select کریں ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں ہے ۔ جس جس کو اس علاقے میں representation دینا چاہتے ہیں ہم اس سے کوئی پروا نہیں ہے ۔بس صرف اتنا کہوں گا کہ اپنی مفاد کے تحت کوئی صوبہ ہمارے صوبے میں interference نہ کرے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، اچھا ۔ایک بات میں ابھی آپ کو بتا چلوں کہ میرے پاس اس وقت 35 بندوں کی لسٹ موجود ہے جو اس موضوع پہ بولنے چاہتے ہیں ۔ٹھیک ہے لہذا Rule No 59 آپ کی Rules of Procedure میں اور sub rule 6 کے تحت اگرکوئی بندہ repeat کرے گا اپنی گفتگو کو یا جو پہلے ایوان میں discuss ہو چکا ہے اس سے دوبارہ discuss کرنے کی کوشش کرے گا ۔ تو میں اس سے کہہ سکتا ہوں please resume speech. ٹھیک ہے ؟ آپ دوسروں کی speech کو بھی اچھی طریقے سے سنیں اور وہ پہلے باتیں کریں جو آپ کی اپنی ہیں جو پہلے discuss نہیں ہوئی تاکہ مجھے یہ نہ لگے کہ آپ repeat کر رہے ہیں اور پھر میں آپ سے یہ نہ کہوں کہ پلیز تشریف رکھیں ۔ ٹھیک ہے ۔ میرے خیال میں دو منٹ per speaker بہت اچھا رہے گا ۔دو دو منٹ ۔ order order. اب ایسا کرتے ہیں محمد عرفان صاحب ۔دو منٹ ہی رکھئے گا ۔

جناب محمد عرفان ، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ - Thank you honourable Speaker. اس سے پہلے تو میں ایک تھوڑی سی توجہ آپ کی اس بک کی طرف دلا رہا ہوں ۔جس میں جو لوگ چھوڑ کر گئے ہیں نئے تین چار جو پارلیمنٹرین آگئے ہیں تو خدا را اس کو change کر دیجئے گا اور ہمارے بھی نام

اس میں آجائے ۔ جو profile ہے ۔ identity problem I think اچھا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،ہمیشہ زیادتی ہو رہی ہے ۔ ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کیا مسئلہ ہے ۔ جاری رکھیے ۔

جناب محمد عرفان ، بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ۔ We believe the people of Pashtoon Khawah want to change the name of NWFP. This name was given by British Rules in 18-19 Century. It was named NWFP because of its geographical situation. It means that was situated in the North West of Sub Continent bordering Afghanistan. After division of the Sub Continent to the State emerged on the map, one is called Pakistan and the other India. Since 1947, the country of Pakistan contained five provinces, namely Bangladesh, Punjab, Sind, Baluchistan and NWFP. These regions, provinces and territory were called in the names of their nationals. For example Punjab belongs to the people of Punjabi language. Sind belongs to Sindhi, Baluch belongs to Baluchi and Bengal was called so because of the people lived there were specially Bengali language. The people of Pakhtoon Khawa as a whole and the nationalist party under the leadership of Khan Abdul Ghaffar Khan demanded that the name of NWFP should be replaced with the name of Pashtoon Khawah- Afghania- on the line of other provinces of the

country. The name stands justified on some grounds. Number first it is justified first on the ground that majority of the province speak Pashto. Alongwith Pashtoon people second. Alongwith Pashtoon people other minority or Hindko speaking people who also a large standing similar culture and civilisation

.

The leader of Pashtoon Abdul Ghaffar Khan they called with Muhammad Ali Jinnah to join Pakistan on the ground that after the creation of Pakistan, the name of NWFP will be replaced with the name of Pashtoon Khawa or Afghania. Number 4, because the fulfilment of this demand of Pashtoons was accepted and inculcated in the Constitution 1973 lie provincial autonomy.

Keeping in view the fact, 80 percent were on the change of the name has been done. The Government of Pakistan People Party under the presidentship of Asif Ali Zardari alongwith other allies have accepted the demand in principle. Everywhere the President and the Prime Minister have included the name of Pashtoon Khawa in their speeches.

میں یہاں پہ تھوڑی سی ایک دو Suggestions دوں گا۔ اگر آپ اجازت ہو۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ دو منٹ آپ کے گزر گئے ۔ تین منٹ ہو گئے ہیں ۔

جناب محمد عرفان ، اگر ایک منٹ دیا جائے تو میں suggestions تھوڑی سی آپ کو دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ،چلیں suggestions دیجئے گا explain نہ کیجئے گا۔

جناب محمد عرفان ؛ I suggest that FATA should be emerged in the Pashtoon Khawa province because of some reasons. FCR will be eradicated. The rule of political agent will come to end and who is the king of agency with unlimited powers. The administation of the Province will become easy and development can be placed. The control of the Federal Government will end which was a loose administration power. The people of FATA will see their problems solved at the very lower stage. Harmony will be created between the people of the province and tribesmen. Law and order will be restored in the area thereby terrorism and extremism will find no place for its existence. Thank you Mr Speaker.

جناب ڈپٹی سپیکر ،بہت بہت شکریہ ۔ اس کے بعد حنان علی عباسی صاحب۔

جناب حنان علی عباسی ، مسٹر سپیکر ! میں چونکہ اس Resolution کا فریق ہوں ۔ ہمارا ہزار ڈویژن جو ہے وہ پختون خواہ کو نہیں مانتا ۔ اور اس حوالے سے جو چیزیں ہیں بنیادی ۔ اس پہ میں گزارش یہ کروں گا کہ چونکہ دیگر ممبران

سے زیادہ میرا استحقاق ہے کہ میں اس بات پ کروں ۔تو اگر میری بات میں طوالت ہو تو آپ اس کو محسوس نہ کیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں آپ کو ایک منٹ کا وقت دو چونکہ آپ عام طور پر اپنی گفتگو سے ہمیں محظوظ فرماتے رہتے ہیں order in the House please. جی آپ فرمائیے۔

جناب حنان علی عباسی ، جی سپیکر صاحب ! میں گزارش اس سے کروں گا کہ

وقت وہ بھی دیکھا ہے تاریخ کی گھڑیوں نے
جب لمحوں نے خطا کی صدیوں نے سزا پائی

بنیادی طور پر آج دنیا global village کے سانچے میں ڈھل چکی ہے اور چاند پر پھول کھلانے کی بات ہو رہی ہے ۔تو دوسری طرف آج ایک صوبے کے اندر لسانیت کو فروغ دیا جا رہا ہے اور ایک تنگ نظری کی انتہا جو ہے کہ ruling party جو peace نہ لاسکی صوبہ میں ۔ جس نے صوبے کو بدامنی کا تحفہ دیا ہے ۔ وہاں ایجوکیشن دے نہ سکی ۔وہاں healthcare کے لئے کچھ کر نہیں سکی ۔ تو وہ آج صوبے کو گمراہ کر رہی ہے ۔ ایک ایسے متنازعہ ایشو کے اوپر کہ جس کے اوپر یونیورسٹیز بند ہو رہی ہیں ۔جس کے اوپر ہزارہ یونیورسٹی ' پشاور یونیورسٹی میں گولیاں چل رہی ہیں just اس بنیاد کے اوپر کہ آپ اس چیز کو ایک visionary تناظر میں دیکھیں تو ۔ہم اس کے حامی ہیں کہ British Government نے جو نام دیا تھا اس شناخت کو تبدیل ہونا چاہیے لیکن ہرگز اس شناخت سے نکل کے اس آگ کے دریا سے نکل کے ہم نئے آگ کے دریا میں نہیں جانا چاہتے ۔ہم چاہتے ہیں کہ یہ democratic spirit کے تحت ہو اور

اس کے اوپر ایک جمہوری نقطہ نظر ہونا چاہیے اور جو جمہوریت کی خوبصورتی ہے اگر صوبہ سرحد کی دیگر اقوام جو ' اس ایوان کو گمراہ کیا گیا ہے ۔ایک غلط یہاں پہ اعداد وشمار پیش کیا گیا ہے کہ پختون نوے فیصد تھے ۔یہ ٹوٹل میں چیلنج کرتا ہوں اس حقیقت کو کہ یہ ٹوٹل بے بنیاد ہے پختون خواہ جو پختون ہیں صوبے میں وہ ان کی تعداد نوے فیصد ہرگز نہیں ۔ وہاں ہندکو speaking sons of soil ہیں پشاور میں ہیں ' آپ کے مردان میں ہیں ' آپ کے نزدیک کوہاٹ میں ہیں ۔ ساری جگہوں پہ ہیں وہ ہزارہ ڈویژن پورا ڈویژن ان کا ہے ۔ اور اگر اس طریقے کو اگر یہ stationery کی مد میں دیکھیں تو نوے کروڑ روپے لگتا ہے آپ کے monogram کی تبدیلی کے اوپر ایک تخمینہ لگایا گیا ۔ تو اگر مقروض پیدا ہونی والی قوم کو آپ اس طرح کے تحفے دیں گے کہ آپ نام کی تبدیلی کے اوپر اس طرح کی چیز لگا دیں گے ۔اس خرچے کا متحمل کبھی نہیں ہوسکتا ۔ اسفندیار ولی جو ہے وہ اگر بات کرتے ہیں قلم وکتاب دینے کی قومی اسمبلی میں تو انہوں نے کیا دیا ہے اٹھارہ مہینوں میں اس حوالے سے لوگوں کو ۔میں یہ کہنا چاہتا ہوں ۔

(اس موقع پر علی انعام اپنی نشست سے بولنے کے لئے کھڑے ہوگئے)

جناب ڈپٹی سپیکر ، آپ بیٹھ جائیں ۔علی انعام صاحب آپ بیٹھ جائیں ادھر۔ جی حنان صاحب آپ فرمائیں ۔ '

جناب حنان علی عباسی ،جی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر سرحد کا نام ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، Order in the House please. ایوان کے تقدس کو پامال نہ کیا جائے ۔حنان علی صاحب آپ بیٹھ جائیے ۔

جناب حنان علی عباسی ، میں wind up کرتا ہوں۔ میں علی صاحب سے معذرت کرتا ہوں اگر ان کی دل آزاری ہوئی ہے ۔ تو یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ اگر

سرحد کا نام اگر چائینہ رکھ دیں آپ ۔

An honourable member: Mr Speaker point of clarification.

جناب ڈپٹی سپیکر ، پلیز زلمے صاحب آپ بیٹھ جائیں انہیں بات کرنے دیں ۔برداشت کا اپنے اندر مادہ پیدا کریں ۔

جناب حناں علی عباسی ، اگر سرحد کا نام ناموں میں کچھ رکھا ہے تو وہ اگر چائینہ آپ نام رکھ دیں تو چائینہ تو نہیں ہوسکتا ۔ آپ علاقے کے اندر ، یونیورسٹیز کے اندر نسلی فسادات کو جنم دے رہے ہیں ۔ایک متنازعہ ایشو کو کھڑا کر کے اور جو سب سے important بات اس کے اندر یہ ہے جو میری suggestion یہ ہے کہ اگر نام کی تبدیلی ضروری ہے اور اگر وقت کی demand ہے تو آپ اس کے اوپر ایک کمیٹی تشکیل دیں جو متبادل نام پیش کرے اور وہ decide کرے کہ صوبہ سرحد کا نام کیا ہونا چاہیئے ۔ اس کا نام رکھنا کسی لیڈر کا استحقاق نہیں ہے ۔یہ proper ایک صدیوں کا مسئلہ ہے اور اس کے ساتھ future generation کا connection ہے ۔ یہ ہمارے domiciles کے اوپر لکھا جائے گا پوری زندگی ۔ اور یہ identity کا problem ہے ۔ اور اس کے اوپر اگر آج ہم سے غلطی ہوئی ۔ اگر لمحوں نے غلطی کی تو یہ صدیوں سزا ہم نہیں بھگت سکیں گے تو جو چوہدری رحمت علی کا یہاں ذکر ہوا کہ چوہدری رحمت علی نے نام رکھا تھا ۔انہوں نے پاکستان کا نام رکھا تھا انہوں نے سرحد کا نام ہرگز نہیں رکھ۔ تو یہ ہمارا بھی پیدائشی حق ہے جو دیگر اقوام کو حاصل ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ حنان صاحب ۔ آپ مجھے

statistics بتا دیں کہ پختون خواہ ' آپ کے نزدیک پختون کتنے ہیں اور اس کے بعد بیٹھ جائیں ۔صرف فیگر بتا دیں

جناب حنان علی عباسی : سر میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ پختون خواہ جو یہاں پہ گمراہ کیا گیا تھا ۔نوے فیصد ہرگز نہیں ہیں ۔وہ پچاس فیصد ہوسکتے ہیں ۔وہ ساٹھ فیصد ہوسکتے ہیں ۔

(اس موقع پر ایوان میں بہت سارے معزز اراکین بولنے کے لئے کھڑے ہوگئے)۔

جناب ڈپٹی سپیکر : Order in the House please. ایک بات میں آپ کو بتاتا چلوں۔ ایک بات میں ابھی آپ کو بتاتا چلوں کہ اس ایوان کے تقدس کو پامال نہ کیا جائے نمبر ایک ۔ اور نمبر دو یہ جو آپ کھڑے ہوکے سپیکر ساتھ debate کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ انتہائی غلط ہے اور آپ کی evaluation ہے اس کے اندر آپ کے اس کے marks بھی کاٹیں گے ۔آپ کو یہ کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ میں آپ سے کہوں کہ آپ بیٹھ جائیں اور اس کے بعد کہیں کہ point of order, point of order, point of order لگائی رکھئے یہ رٹہ ۔ ٹھیک ہے نا بیٹھ جائیں گل اندام صاحبہ آپ ۔ بہت بہت شکریہ۔ کامل قدوس صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی بات بیان کرے ۔

جناب کامل قدوس : شکریہ جناب سپیکر ۔ میں بالکل بات کو ختم ہی کروں گا شروع کرنے سے پہلے ہی کیونکہ کافی بات چیت ہوگئی ۔ میں صرف یہ recommendation دینا چاہوں گا کہ بھئی آپ لوگ اگر اس کا نام change کرنا ہے کمیٹی میں جائے گا بہت دیر لگ جائے گی آپ اس پہ ایک referendum کروا لیں۔ پورے اس ضلع کے اندر ۔اگر یہ بات ' یہ تجویز سب کو پسند ہے تو اس کے اندر referendum کرائیں ۔اس کا نام جو بھی آپ

رکھنا چاہتے ہیں ۔ آپ اس کا سرحد نام رکھنا چاہتے ہیں ، خیبر نام بڑا اچھا ہے ۔ افغانیہ افغانستان سے بڑا مشابہ ہوجاتا ہے ۔ آپ کا پختونستان ایک لسانی کو جنم دیتا ہے ۔ آپ ایک خیبر نام رکھ سکتے ہیں ۔

(اس موقع پر اورنگ زیب زلمے اپنی نشست سے بولنے کے لئے کھڑے ہوگئے)

جناب ڈپٹی سپیکر ، زلمے صاحب آپ بیٹھ جائیں پلیز سننا کریں ۔ ٹھیک ہے ۔

جناب کامل قدوس ، آپ اس کا نام سرحد رکھ سکتے ہیں اور بہترین یہ ہوگا کہ آپ referendum کرالیں شکریہ جناب ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، میں زلمے صاحب سے گزارش کروں گا چلیں اگر point لینا ہے تو --

جناب اورنگ زیب زلمے ، پہلے تو یہ بات کہ عباسی صاحب نے جس طرح کہا کہ یہ لسانیت اور یہ وہ سارا کچھ جو اس کی تقریر تھی ۔ میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس کا ایک لیڈر ، ایک نہیں دو لیڈر جو سی ایم تھے مہتاب احمد خان عباسی جو اس کے سائیڈ سے تھا جو سی ایم تھا ۔ اس کے بعد پیر صابر شاہ سی ایم تھا ۔ ان دونوں نے پختون خواہ کی Resolution پاس کی ہے Provincial Assembly میں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ زلمے صاحب ۔

جناب اورنگ زیب زلمے ، دوسری clarification یہ ہے کہ اگر افغانیہ افغانستان سے relate کرتا ہے تو مجھے بتائیں کہ جو پنجاب ہے یہاں کا ۔ وہ یہ پنجاب انڈیا میں بھی ہے اور مجھے یہ بتائیں کہ کشمیر جو ہمارا ہے ۔ انڈیا میں بھی کشمیر ہے ۔ تو ہمیں اس کے نام بھی change کرنے چاہیئے ۔ یہ بھی اس

سے related ہے ۔ حیدر آباد کا نام وہ بھی ۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ ۔ زلے صاحب کل آپ نے بات کی تھی ۔ جی گل اندام صاحبہ آپ فرمائیں ۔

مس گل اندام ، ابھی جو منسٹر صاحب نے بات کی ہے پہلے کہتے ہیں کہ اگر ہم نام change کریں گے تو اس کے manu costs آئیں گے ۔ پتہ نہیں کتنے کروڑ روپے ہمارے اس کے overhead وغیرہ change کریں گے ۔ پھر وہ کہتے ہیں چلیں نام change کر لیں ۔ ساتھ میں ایک اور cost add کر کے کمیٹی بھی بنا دیں I do not understand what his objective is over here.

جناب ڈپٹی سپیکر ، Your point is valid. No point of order please. جی شکیل صاحب ۔

جناب شکیل ، شعر تو میں خود بھی پڑھتا ہوں اور یہ مجھے پڑھنے بھی نہیں آتے یہ بلال جامعی صاحب کا کام ہے ۔ لیکن میں کوشش کرتا ہوں ۔

بےحس ہیں یہ لوگ وفا سوچ کے کرنا
اس دور میں لوگوں سے وفا سوچ کے کرنا
ایک بار جو روٹھیں تو منا تم نہ سکوں گے
ہم جیسے وفاداروں کو خفا سوچ کے کرنا

جناب سپیکر ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب آپ identity اور ethnic issues پہ بات کرتے ہیں تو اس وقت ذہن اور دل ان دونوں میں صرف اور صرف ایک چیز ہونی چاہیے ۔ صبر اور اگلے کو سننے کی طاقت ۔ ایک جرمن philosopher تھے وہ کہتے ہیں کہ justice is the will of stong. جو مضبوط ہے وہی انصاف ہے

۔جیسے ایک مغل اعظم ایک فلم ہے اس میں کہتے ہیں کہ اکبر کا حکم ہی انصاف ہوتا ہے ۔ جناب سپیکر ! یہاں پر مختلف ایشوز پہ بات ہوگی اور میں صرف اس کو جو پختون خواہ ہے اس کو میں ایک cultural aspect سے دیکھنا چاہتا ہوں ۔ پختونستان ایک ایسا ایشو ہے ایک ایسا ہے جو political ہے ۔لیکن جو پختون خواہ ہے وہ political نہیں ہے میری نظر میں اور اس کو میں صرف اپنی نظر کی بات نہیں کرنا ۔پاکستان میں بڑے چند کم scholars رہے ہیں جن کو دنیا میں recognition ملی ہے اور ڈاکٹر احمد حسن دانی جو بہت بڑے archeologist, anthropologist, sociologist وہ کہتے ہیں کہ جو پختون خواہ ہے یہ basically cultural name ہے it's not a political name یہ ایک کسی انسان کے کلچر سے related ہے ۔جناب سپیکر ! جب پورے پاکستان میں majority of the politicians جو کہ represent کرتے ہیں اپنے اپنے عوام کو آج آپ جا کے talk shows میں دیکھ لیں وہ سارے اس کو پختون خواہ بولا رہے ہیں President of the Pakistan اس کو پختون خواہ کہتا ہے ---

Followed by 2afeb07